

(۱۳۶)

نماز ہر پرہیزگار کیلئے باعث تقرب ہے اور حج ہر ضعیف و ناتواں کا جہاد ہے۔ ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور عورت کا جہاد شوہر سے حسن معاشرت ہے۔

(۱۳۷)

صدقہ کے ذریعہ روزی طلب کرو۔

(۱۳۸)

جسے عوض کے ملنے کا یقین ہو وہ عطیہ دینے میں دریا دلی دکھاتا ہے۔

(۱۳۹)

جتنا خرچ ہوتی ہی امداد ملتی ہے۔

(۱۴۰)

جو میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا۔

(۱۴۱)

متعلقین کی کمی دو قسموں میں سے ایک قسم کی آسودگی ہے۔

(۱۴۲)

میل محبت پیدا کرنا عقل کا نصف حصہ ہے۔

(۱۴۳)

غم آدھا بڑھا پا ہے۔

(۱۴۴)

مصیبت کے اندازہ پر (اللہ کی طرف سے) صبر کی ہمت حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارے اس کا عمل اکارت جاتا ہے۔

(۱۳۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ كُلِّ تَقِيٍّ، وَالْحَجُّ جِهَادٌ كُلِّ ضَعِيفٍ، وَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ، وَ زَكَاةُ الْبَدَنِ الصِّيَامُ، وَ جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعْلِ.

(۱۳۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ.

(۱۳۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ آيَقَنَ بِالْخَلْفِ جَادَ بِالْعَطِيَّةِ.

(۱۳۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تَنْزِلُ الْمَعُونَةُ عَلَى قَدْرِ الْمُنَّةِ.

(۱۴۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا عَالَ مَنْ اِقْتَصَدَ.

(۱۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قِلَّةُ الْعِيَالِ أَحَدُ الْبِسَارِينِ.

(۱۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

التَّوَدُّدُ نِصْفُ الْعُقْلِ.

(۱۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْهَمُّ نِصْفُ الْهَرَمِ.

(۱۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يُنْزَلُ الصَّبْرُ عَلَى قَدْرِ الْمُصِيبَةِ، وَ مَنْ ضَرَبَ يَدَهُ عَلَى فِخْذِهِ عِنْدَ مُصِيبَتِهِ حِطَّ عَمَلُهُ.

(۱۴۵)

بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزوں کا ثمرہ بھوک پیاس کے علاوہ کچھ نہیں ملتا، اور بہت سے عابد شب زندہ دار ایسے ہیں جنہیں عبادت کے نتیجے میں جاگنے اور زحمت اٹھانے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ زیرک و دانا لوگوں کا سونا اور روزہ نہ رکھنا بھی قابل ستائش ہوتا ہے۔

(۱۴۶)

صدقہ سے اپنے ایمان کی نگہداشت اور زکوٰۃ سے اپنے مال کی حفاظت کرو، اور دُعا سے مصیبت و ابتلا کی لہروں کو دور کرو۔

(۱۴۷)

کمیل ابن زیاد نخعی کہتے ہیں کہ: امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور قبرستان کی طرف لے چلے۔ جب آبادی سے باہر نکلے تو ایک لمبی آہ کی۔ پھر فرمایا:

اے کمیل! یہ دل اسرار و حکم کے ظروف ہیں۔ ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو زیادہ نگہداشت کرنے والا ہو۔ لہذا تو جو میں تمہیں بتاؤں اسے یاد رکھنا:

دیکھو! تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں: ایک عالم ربانی، دوسرا مستعلم کہ جو نجات کی راہ پر برقرار رہے اور تیسرا عوام الناس کا وہ پست گروہ ہے کہ جو ہر پکارنے والے کے پیچھے ہو لیتا ہے اور ہر ہوا کے رخ پر مڑ جاتا ہے، نہ انہوں نے نور علم سے کسب ضیاء کیا، نہ کسی مضبوط سہارے کی پناہ لی۔

اے کمیل! یاد رکھو کہ علم مال سے بہتر ہے، (کیونکہ) علم تمہاری

(۱۴۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَالظَّمَا، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ وَالْعَنَاءُ، حَبَدًا نَوْمُ الْأَكْيَاسِ وَافْطَارُهُمْ.

(۱۴۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

سُوَسُوًا إِيْبَانِكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَحَصِيْنُوًا أَمْوَالِكُمْ بِالزُّكُوَّةِ، وَادْفَعُوًا أَمْوَالَ الْبِلَاءِ بِالذُّعَاءِ.

(۱۴۷) وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِكُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ النَّخَعِيِّ، قَالَ كُمَيْلُ بْنُ زِيَادٍ: أَخَذَ يَدِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخْرَجَنِي إِلَى الْجُبَابِ، فَلَمَّا أَصْحَرَ تَنَفَّسَ الصُّعْدَاءُ ثُمَّ قَالَ:

يَا كُمَيْلُ بْنُ زِيَادٍ! إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ أَوْعِيَةٌ، فَخَيْرُهَا أَوْعَاهَا، فَاحْفَظْ عَنِّي مَا أَقُولُ لَكَ:

الْإِنْسَانُ ثَلَاثَةٌ: فَعَالِمٌ رَبَّانِيٌّ، وَمُتَعَلِّمٌ عَلَى سَبِيلِ نَجَاةٍ، وَهَمَجٌ رَعَاعٌ، أَتْبَاعُ كُلِّ نَاعِقٍ، يَبِينُونَ مَعَ كُلِّ رِيحٍ، لَمْ يَسْتَضِيئُوا بِنُورِ الْعِلْمِ، وَ لَمْ يَلْجَأُوا إِلَى رُكْنٍ وَثِيْقٍ.

يَا كُمَيْلُ! الْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ: الْعِلْمُ

نگہداشت کرتا ہے اور مال کی تمہیں حفاظت کرنا پڑتی ہے، اور مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے لیکن علم صرف کرنے سے بڑھتا ہے، اور مال و دولت کے نتائج و اثرات مال کے فنا ہونے سے فنا ہو جاتے ہیں۔

اے کمیل! علم کی شناسائی ایک دین ہے کہ جس کی اقتدا کی جاتی ہے۔ اسی سے انسان اپنی زندگی میں دوسروں سے اپنی اطاعت منواتا ہے اور مرنے کے بعد نیک نامی حاصل کرتا ہے۔ یاد رکھو کہ علم حاکم ہوتا ہے اور مال محکوم۔

اے کمیل! مال اکٹھا کرنے والے زندہ ہونے کے باوجود مردہ ہوتے ہیں اور علم حاصل کرنے والے رہتی دنیا تک باقی رہتے ہیں۔ بے شک ان کے اجسام نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں مگر ان کی صورتیں دلوں میں موجود رہتی ہیں۔

(اسکے بعد حضرت نے اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:)
دیکھو! یہاں علم کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے، کاش! اس کے اٹھانے والے مجھ مل جاتے۔

ہاں ملا کوئی تو یا ایسا جو ذہین تو ہے مگر ناقابل اطمینان ہے اور جو دنیا کیلئے دین کو آلہ کار بنانے والا ہے اور اللہ کی ان نعمتوں کی وجہ سے اس کے بندوں پر اور اس کی جحمتوں کی وجہ سے اس کے دوستوں پر تفوق و برتری جتلانے والا ہے۔ یا جو اباب حق و دانش کا مطیع تو ہے مگر اس کے دل کے گوشوں میں بصیرت کی روشنی نہیں ہے، بس ادھر ذرا سا شبہ عارض ہوا کہ اس کے دل میں شکوک و شبہات کی چنگاریاں بھڑکنے لگیں۔

تو معلوم ہونا چاہیے کہ نہ یہ اس قابل ہے اور نہ وہ اس قابل ہے۔ یا ایسا شخص ملتا ہے کہ جو لذتوں پر مٹا ہوا ہے اور باسانی خواہش نفسانی کی راہ پر کھینچ جانے والا ہے۔ یا ایسا شخص جو جمع آوری و ذخیرہ اندوزی پر جان دیئے ہوئے ہے۔

يَحْرُسُكَ وَ أَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالَ، وَ الْمَالَ تَنْقُصُهُ التَّفَقُّةُ، وَ الْعِلْمُ يَزُكُّ عَلَى الْإِنْفَاقِ، وَ صَنِيعُ الْمَالِ يَزُولُ بِزَوَالِهِ.

يَا كَمِيلَ بْنَ زَيْيَادٍ! مَعْرِفَةُ الْعِلْمِ دِينٌ يُدَانُ بِهِ، بِهِ يَكْسِبُ الْإِنْسَانُ الطَّاعَةَ فِي حَيَاتِهِ، وَ جَبِيلَ الْأَحْدُوثِ بَعْدَ وَفَاتِهِ، وَ الْعِلْمُ حَاكِمٌ، وَ الْمَالَ مَحْكُومٌ عَلَيْهِ.

يَا كَمِيلُ! هَلَكَ خُزَّانُ الْأَمْوَالِ وَ هُمْ أَحْيَاءُ، وَ الْعُلَمَاءُ بَاقُونَ مَا بَقِيَ الدَّهْرُ: أَعْيَانُهُمْ مَفْقُودَةٌ، وَ أَمْثَالُهُمْ فِي الْقُلُوبِ مَوْجُودَةٌ.

هَآ! إِنَّ هَهُنَا لَعِلْمًا جَمًّا
(وَ أَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ): لَوْ أَصَبْتُ لَهُ حَكَمَةً!

بَلَى أَصَبْتُ لَقِنًا غَيْرَ مَأْمُونٍ عَلَيْهِ، مُسْتَعْبِلًا آلَةَ الدِّينِ لِلدُّنْيَا، وَ مُسْتَظْهِرًا بِنِعْمِ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَ بِحَبَجِهِ عَلَى أَوْلِيَائِهِ، أَوْ مُنْقَادًا لِلْحَكَمَةِ الْحَقِّ، لَا بَصِيرَةَ لَهُ فِي أَحْنَائِهِ، يَنْقَدِحُ الشُّكُّ فِي قَلْبِهِ لِأَوَّلِ عَارِضٍ مِّنْ شُبُهَةٍ.

أَلَا لَا ذَا وَ لَا ذَاكَ!
أَوْ مَنهُومًا بِاللَّذَّةِ، سَلِسَ الْقِيَادِ لِلشَّهْوَةِ، أَوْ مُغْرَمًا بِالْجَمْعِ وَ الْإِدْحَارِ،

یہ دونوں بھی دین کے کسی امر کی رعایت و پاسداری کر نیوالے نہیں ہیں۔ ان دونوں سے انتہائی قریبی شباهت چر نیوالے چوپائے رکھتے ہیں۔ اسی طرح تو علم کے خزینہ داروں کے مرنے سے علم ختم ہو جاتا ہے۔ ہاں! مگر زمین ایسے فرد سے خالی نہیں رہتی کہ جو خدا کی حجت کو برقرار رکھتا ہے۔ چاہے وہ ظاہر و مشہور ہو، یا خائف و پینہاں، تا کہ اللہ کی دلیلیں اور نشان مٹنے نہ پائیں۔

اور وہ ہیں ہی کتنے اور کہاں پر ہیں؟ خدا کی قسم! وہ تو گنتی میں بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور اللہ کے نزدیک قدر و منزلت کے لحاظ سے بہت بلند۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ سے اپنی حجوتوں اور نشانوں کی حفاظت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ان کو اپنے ایسوں کے سپرد کر دیں اور اپنے ایسوں کے دلوں میں انہیں بودیں۔ علم نے انہیں ایک دم حقیقت و بصیرت کے انکشافات تک پہنچا دیا ہے۔ وہ یقین و اعتماد کی روح سے گل مل گئے ہیں اور ان چیزوں کو جنہیں آرام پسند لوگوں نے دشوار قرار دے رکھا تھا اپنے لئے سہل و آسان سمجھ لیا ہے، اور جن چیزوں سے جاہل بھڑک اٹھتے ہیں ان سے وہ جی لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ ایسے جسموں کے ساتھ دنیا میں رہتے سہتے ہیں کہ جن کی رو میں ملاء اعلیٰ سے وابستہ ہیں۔ یہی لوگ تو زمین میں اللہ کے نائب اور اسکے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ ہائے ان کی دید کیلئے میرے شوق کی فراوانی!۔

(پھر حضرت نے کمیل سے فرمایا: اے کمیل!) مجھے جو کچھ کہنا تھا

کہہ چکا، اب جس وقت چاہو واپس جاؤ۔

کمیل ابن زیاد بنی رحمہ اللہ اسرار امامت کے خزینہ دار اور امیر المؤمنین علیہ السلام کے خواص اصحاب میں سے تھے۔ علم و فضل میں بلند مرتبہ اور زہد و ورع میں امتیاز خاص کے حامل تھے۔ حضرت کی طرف سے کچھ عرصہ تک ہیبت کے حامل رہے۔ ۸۳ ہجری میں ۹۰ برس کی عمر میں حجاج ابن یوسف ثقفی کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور بیرون کوفہ دفن ہوئے۔

(۱۴۸)

انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے۔

(۱۴۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْمَرْءُ مَخْبُوءٌ تَحْتَ لِسَانِهِ.

مطلب یہ ہے کہ انسان کی قد و قیمت کا اندازہ اس کی گفتگو سے ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص کی گفتگو اس کی ذہنی و اخلاقی حالت کی آئینہ دار ہوتی ہے جس سے اس کے خیالات و جذبات کا بڑی آسانی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ لہذا جب تک وہ خاموش ہے اس کا عیب و ہنر پوشیدہ ہے اور جب اس کی زبان کھلتی ہے تو اس کا جو ہر نمایاں ہو جاتا ہے۔

مرد پنهان است در زیر زبان خویشتن قیمت و قدرش ندانس تا نیاید در سخن

☆☆☆☆☆

(۱۴۹)

جو شخص اپنی قدر و منزلت کو نہیں پہچانتا وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

(۱۴۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

هَلَكَ امْرُؤٌ لَمْ يَعْرِفْ قَدْرَهُ.

(۱۵۰)

ایک شخص نے آپ سے پند و مواظت کی درخواست کی تو فرمایا:

(۱۵۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِرَجُلٍ سَأَلَهُ أَنْ يَعْظُمَ:

تم کو ان لوگوں میں سے نہ ہونا چاہیے کہ جو عمل کے بغیر حسن انجام کی امید رکھتے ہیں اور امیدیں بڑھا کر توبہ کو تاخیر میں ڈال دیتے ہیں۔ جو دنیا کے بارے میں زاہدوں کی سی باتیں کرتے ہیں مگر ان کے اعمال دنیا طلبوں کے سے ہوتے ہیں۔ اگر دنیا انہیں ملے تو وہ سیر نہیں ہوتے اور اگر نہ ملے تو قناعت نہیں کرتے۔ جو انہیں ملا ہے اس پر شکر سے قاصر رہتے ہیں اور جو بچ رہا اسکے اضافہ کے خواہشمند رہتے ہیں۔

لَا تَكُنْ مِمَّنْ يَرْجُو الْآخِرَةَ بِغَيْرِ الْعَمَلِ، وَ يَرْجِي التَّوْبَةَ بِطَوْلِ الْأَمَلِ، يَقُولُ فِي الدُّنْيَا بِقَوْلِ الزَّاهِدِينَ، وَ يَعْمَلُ فِيهَا بِعَمَلِ الرََّاغِبِينَ، إِنْ أُعْطِيَ مِنْهَا لَمْ يَشْبَعْ، وَإِنْ مُنِعَ مِنْهَا لَمْ يَقْنَعْ، يَعْجُزُ عَنِ شُكْرِ مَا أُوتِيَ، وَيَبْتَغِي الزِّيَادَةَ فِيهَا بَقِي.

دوسروں کو منع کرتے ہیں اور خود باز نہیں آتے اور دوسروں کو حکم دیتے ہیں ایسی باتوں کا جنہیں خود بجا نہیں لاتے۔ نیکوں کو دوست رکھتے ہیں مگر ان کے سے اعمال نہیں کرتے اور گنہگاروں سے نفرت و عناد رکھتے ہیں حالانکہ وہ خود انہی میں داخل ہیں۔ اپنے گناہوں کی کثرت کے باعث موت کو برا سمجھتے ہیں مگر جن گناہوں کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتے ہیں انہی پر قائم ہیں۔

يَنْهَى وَ لَا يَنْتَهَى، وَ يَأْمُرُ بِمَا لَا يَأْتِي، يُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَ لَا يَعْمَلُ عَمَلَهُمْ، وَ يُبْغِضُ الْمُنْذِبِينَ وَ هُوَ أَحَدُهُمْ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ لِكَثْرَةِ ذُنُوبِهِ، وَ يَقِيمُ عَلَى مَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ لَهُ.

اگر بیمار پڑتے ہیں تو پشیمان ہوتے ہیں اور تندرست ہوتے ہیں تو مطمئن ہو کر کھیل کود میں پڑ جاتے ہیں۔ جب بیماری سے چھٹکارا پاتے ہیں تو اترانے لگتے ہیں اور مبتلا ہوتے ہیں تو ان پر مایوسی چھا جاتی ہے۔ جب کسی سختی و ابتلا میں پڑتے ہیں تو لاچار و بے بس ہو کر دُعا میں مانگتے ہیں اور جب فراخ دستی نصیب ہوتی ہے تو فریب میں مبتلا ہو کر منہ پھیر لیتے ہیں۔

ان کا نفس خیالی باتوں پر انہیں قابو میں لے آتا ہے اور وہ یقینی باتوں پر اسے نہیں دبا لیتے۔ دوسروں کیلئے ان کے گناہ سے زیادہ خطرہ محسوس کرتے ہیں اور اپنے لئے اپنے اعمال سے زیادہ جزا کے متوقع رہتے ہیں۔ اگر مالدار ہو جاتے ہیں تو اترانے لگتے ہیں اور فتنہ و گمراہی میں پڑ جاتے ہیں اور اگر فقیر ہو جاتے ہیں تو ناامید ہو جاتے ہیں اور سستی کرنے لگتے ہیں۔ جب عمل کرتے ہیں تو اس میں سستی کرتے ہیں اور جب مانگنے پر آتے ہیں تو اصرار میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔

اگر ان پر خواہش نفسانی کا غلبہ ہوتا ہے تو گناہ جلد سے جلد کرتے ہیں اور توبہ کو تعویق میں ڈالتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو جماعتِ اسلامی کے خصوصی امتیازات سے الگ ہو جاتے ہیں۔ عبرت کے واقعات بیان کرتے ہیں مگر خود عبرت حاصل نہیں کرتے اور وعظ و نصیحت میں زور باندھتے ہیں مگر خود اس نصیحت کا اثر نہیں لیتے۔ چنانچہ وہ بات کرنے میں تو اونچے رہتے ہیں مگر عمل میں کم ہی کم رہتے ہیں۔ فانی چیزوں میں نفسی نفسی کرتے ہیں اور باقی رہنے والی چیزوں میں سہل انگاری سے کام لیتے ہیں۔ وہ نفع کو نقصان اور نقصان کو نفع خیال کرتے ہیں۔

موت سے ڈرتے ہیں مگر فرصت کا موقع نکل جانے سے پہلے

إِنْ سَقَمَ ظَلَّ نَادِمًا، وَ إِنْ
صَحَّ آمِنَ لَاهِيًا، يُعْجِبُ بِنَفْسِهِ
إِذَا عُوْفِي، وَ يَقْنَطُ إِذَا ابْتُلِي، إِنْ
أَصَابَهُ بَلَاءٌ دَعَا مُضْطَرًّا،
وَ إِنْ نَالَهُ رَخَاءٌ أَعْرَضَ
مُغْتَرًّا،

تَغْلِبُهُ نَفْسُهُ عَلَى مَا يَظُنُّ،
وَ لَا يَغْلِبُهَا عَلَى مَا يَسْتَبِيحُنْ،
يَخَافُ عَلَى غَيْرِهِ بِأَدْنَى مِنْ ذَنْبِهِ،
وَ يَزْجُو لِنَفْسِهِ بِأَكْثَرِ مِنْ عَمَلِهِ،
إِنْ اسْتَعْنَى بِطَرٍ وَ فِتْنٍ، وَ إِنْ افْتَقَرَ
قَنَطَ وَ وَهَنَ، يُقْصِرُ إِذَا عَمِلَ،
وَ يُبَالِغُ إِذَا سَأَلَ.

إِنْ عَرَضَتْ لَهُ شَهْوَةٌ أَسْلَفَ
الْمُعْصِيَةَ وَ سَوَّفَ التَّوْبَةَ، وَ إِنْ
عَرَتْهُ مِحْنَةٌ انْفَرَجَ عَنْ شَرَائِطِ
الْمِلَّةِ، يَصِفُ الْعِبْرَةَ وَ لَا يَعْتَبِرُ،
وَ يُبَالِغُ فِي الْمَوْعِظَةِ وَ لَا يَتَّعِظُ،
فَهُوَ بِالْقَوْلِ مُدِلٌّ، وَ مِنَ الْعَمَلِ
مُقِلٌّ، يُتَافَسُ فِيمَا يَفْعَلُ، وَ يُسَامِحُ
فِيمَا يَبْقَى، يَرَى الْغُنْمَ مَغْرَمًا، وَ الْغُزْمَ
مَغْنَمًا.

يَخْشَى الْمَوْتَ وَ لَا يُبَادِرُ الْقَوْتَ،

اعمال میں جلدی نہیں کرتے۔ دوسرے کے ایسے گناہ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں جس سے بڑے گناہ کو خود اپنے لئے چھوٹا خیال کرتے ہیں، اور اپنی ایسی اطاعت کو زیادہ سمجھتے ہیں جسے دوسرے سے کم سمجھتے ہیں، لہذا وہ لوگوں پر معترض ہوتے ہیں اور اپنے نفس کی چکنی چپڑی باتوں سے تعریف کرتے ہیں۔

دو متمندوں کے ساتھ طرب و نشاط میں مشغول رہنا انہیں غریبوں کے ساتھ محفل ذکر میں شرکت سے زیادہ پسند ہے۔ اپنے حق میں دوسرے کے خلاف حکم لگاتے ہیں، لیکن کبھی یہ نہیں کرتے کہ دوسرے کے حق میں اپنے خلاف حکم لگائیں۔ اوروں کو ہدایت کرتے ہیں اور اپنے کو گمراہی کی راہ پر لگاتے ہیں۔ وہ اطاعت لیتے ہیں اور خود نافرمانی کرتے ہیں، اور حق پورا پورا وصول کر لیتے ہیں مگر خود ادا نہیں کرتے۔ وہ اپنے پروردگار کو نظر انداز کر کے مخلوق سے خوف کھاتے ہیں اور مخلوقات کے بارے میں اپنے پروردگار سے نہیں ڈرتے۔

سید رضی فرماتے ہیں کہ: اگر اس کتاب میں صرف ایک یہی کلام ہوتا تو کامیاب موعظہ اور مؤثر حکمت اور چشم بینا رکھنے والے کیلئے بصیرت اور نظر و فکر کرنے والے کیلئے عبرت کے اعتبار سے بہت کافی تھا۔

(۱۵۱)

ہر شخص کا ایک انجام ہے۔ اب خواہ وہ شیریں ہو یا تلخ۔

(۱۵۲)

ہر آنے والے کیلئے پلٹنا ہے اور جب پلٹ گیا تو جیسے کبھی تھا ہی نہیں۔

(۱۵۳)

صبر کرنے والا ظفر و کامرانی سے محروم نہیں ہوتا۔ چاہے اس میں طویل زمانہ لگ جائے۔

يَسْتَعْظِمُ مِنْ مَعْصِيَةِ غَيْرِهِ مَا يَسْتَقِلُّ أَكْثَرَ مِنْهُ مِنْ نَفْسِهِ، وَ يَسْتَكْثِرُ مِنْ طَاعَتِهِ مَا يَحْقِرُهُ مِنْ طَاعَةِ غَيْرِهِ. فَهُوَ عَلَى النَّاسِ طَاعِنٌ، وَ لِنَفْسِهِ مُدَاهِنٌ.

اللَّهُ مَعَ الْاَغْنِيَاءِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنَ الذِّكْرِ مَعَ الْفُقَرَاءِ، يَحْكُمُ عَلَى غَيْرِهِ لِنَفْسِهِ وَ لَا يَحْكُمُ عَلَيْهَا لِغَيْرِهِ، يُرْشِدُ غَيْرَهُ وَ يُغْوِي نَفْسَهُ، فَهُوَ يُطَاعُ وَ يَعْصَى، وَ يَسْتَوْفِي وَ لَا يُوفِي، وَ يَخْشَى الْخَلْقَ فِي غَيْرِ رَبِّهِ، وَ لَا يَخْشَى رَبَّهُ فِي خَلْقِهِ.

وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي هَذَا الْكِتَابِ اِلَّا هَذَا الْكَلَامُ لَكُنِيَ بِهِ مَوْعِظَةً نَاجِعَةً، وَ حِكْمَةً بَالِغَةً، وَ بَصِيرَةً لِمُبْصِرٍ، وَ عِبْرَةً لِنَاطِرٍ مُفَكِّرٍ.

(۱۵۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِكُلِّ امْرِئٍ عَاقِبَةٌ حُلُوَّةٌ اَوْ مُرَّةٌ.

(۱۵۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِكُلِّ مُقْبِلٍ اِدْبَارٌ، وَ مَا اَدْبَرَ كَانَ لَمْ يَكُنْ.

(۱۵۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَعْذَمُ الصَّبُورُ الظَّفَرَ، وَ اِنْ طَالَ بِهِ الزَّمَانُ.